فتاویٰ امن پوری (قسط ۲۳۵)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

سوال: کیا علم کا اٹھ جانا قیامت کی نشانی ہے؟

جواب: قربِ قیامت علم اُٹھالیا جائے گا، ایسا نہیں کہ اہل علم زندہ رہیں اور ان کے سینوں سے علم قبض کرلیا جائے، بلکہ علم کا اٹھایا جانا اہل علم کی موت کے ذریعہ ہوگا۔

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَثْبُتَ الْجَهْلُ، وَيُشْرَبَ الْخَمْرُ، وَيَظْهَرَ الزِّنَا .

''قیامت کی علامات میں سے ہے کہ علم اُٹھالیا جائے گا، جہالت درآئے گی، شراب (بکثرت) پی جائے گی اور زنا عام ہوجائے گا۔''

(صحيح البخاري : 80، صحيح مسلم :2671)

❁ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ الْعِبَادِ، وَلٰكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ، حَتّٰى إِذَا لَمْ يُبْقِ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ رُؤُوسًا جُهَّالًا، فَسُئِلُوا فَأَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ، فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا .

''بلاشبہ اللہ تعالیٰ علم کو ایسے قبض نہیں کرے گا کہ بندوں (کے سینوں سے)

چھین لے، بلکہ اللہ تعالیٰ علما کو فوت کر کے علم قبض کرے گا، یہاں تک کہ کوئی عالم باقی نہیں رہے گا، پھر لوگ جاہلوں کو پیشوا بنالیں گے، ان سے سوال کیا جائے گا، تو وہ علم (یعنی کتاب وسنت کی نصوص) کے بغیر فتویٰ دیں گے، وہ خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔"

(صحيح البخاري : 100، صحيح مسلم : 2673)

سوال: قیامت کی علامات کیا ہیں؟

جواب: قیامت دو طرح کی ہے؛ قیامت صغریٰ اور قیامت کبریٰ۔ ہر ایک کی نشانیاں ہیں، ملاحظہ ہوں؛

قیامت کبریٰ کی علامات:

۱۔ امیر مہدی کا ظہور

۲۔ کانے دَجال کا ظہور

۳۔ سیدنا عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا نزول

۴۔ دابۃ الارض کا خروج

۵۔ یاجوج وماجوج کا نکلنا

۶۔ سورج کا مغرب سے طلوع ہونا

۷۔ چاند کا پھٹ جانا

۸۔ دھواں چھا جانا

۹۔ بعض لوگوں کا زمین میں دھنس جانا

۱۰۔ یمن کی طرف سے آگ کا نکلنا، جو تمام لوگوں کو ایک جگہ جمع کر دے گی۔

قیامت صغریٰ کی علامات:

قیامت صغریٰ کی علامات، جو بڑے بڑے فتنوں کی صورت میں نمودار ہوں گی، ملاحظہ ہوں؛

۱۔ علم اُٹھ جائے گا اور جہالت چھا جائے گی۔

۲۔ بکریوں کے چرواہے پر شکوہ محلات میں ہوں گے۔

۳۔ تیس بڑے دجال اور جھوٹے مدعیان نبوت پیدا ہوں گے، ان میں سے ایک مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔

۴۔ بعض انسانوں کی شکلیں مسخ ہو جائیں گی۔

۵۔ درندے اور جمادات انسانوں سے باتیں کریں گے۔

۶۔ انسان سے اس کا جوتا اور کوڑا کلام کرے گا۔

۷۔ انسان کی ران بول بول کر اس کے گھر والوں کے حالات بتائے گی۔

۸۔ حجاز سے آگ نکلے گی، یہ نشانی ۶۵۴ھ میں ظاہر ہو چکی ہے۔

(شرح مسلم للنّووي : 2/18، النّهاية في الفتن والملاحم لابن كثير :25/1)

سوال: تیس جھوٹے مدعیان نبوت کے بارے کیا کہتے ہیں؟

جواب: قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ تیس بڑے دجال اور مدعیان نبوت ظاہر ہوں گے۔

❁ سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ كَذَّابِينَ فَاحْذَرُوهُمْ .

''قیامت سے قبل کذاب لوگ آئیں گے، ان سے بچ رہئے گا۔''

(صحیح مسلم : 1822)

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُبْعَثَ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ، قَرِيبًا مِّنْ ثَلَاثِينَ، كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهٗ رَسُولُ اللّٰهِ .

''جب تک تیس بڑے دجال اور کذاب نبوت کا دعوی نہیں کریں گے، قیامت قائم نہیں ہوگی۔''

(صحیح البخاري : 3609)

❁ سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّهٗ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي كَذَّابُونَ ثَلَاثُونَ، كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهٗ نَبِيٌّ، وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ، لَا نَبِيَّ بَعْدِي .

''میری امت میں تیس بڑے کذاب پیدا ہوں گے اور وہ سب نبوت کا دعوی کریں گے، لیکن میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔''

(مسند الإمام أحمد : 278/5، سنن أبي داوٗد : 4252، سنن الترمذي : 2219، سنن ابن ماجه : 3952، المستدرك للحاكم : 450/4، وسندهٗ صحيحٌ، وأصله في مسلم : 1920، 2889)

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن صحیح'' اور امام حاکم رحمہ اللہ نے بخاری و مسلم کی شرط پر ''صحیح'' کہا ہے۔ حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

❁ علامہ جورقانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو ''صحیح'' کہا ہے۔

(الأباطيل والمَناكير : 262/1)

❁ سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّهٗ وَاللّٰهِ! لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ ثَلَاثُونَ كَذَّابًا، آخِرُهُمُ الْأَعْوَرُ الدَّجَّالُ.

''اللہ کی قسم! اس وقت تک قیامت قائم نہ ہوگی، جب تک تیس کذاب پیدا نہیں ہوں گے، ان میں آخری کذاب کانا دجال ہوگا۔''

(مسند الإمام أحمد : 16/5، المُعجم الكبير للطّبراني : 6797، 6798، 6799، المُستدرك للحاكم :1/329ـ330، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (1397)، امام ابن حبان رحمہ اللہ (2856) نے ''صحیح''، اور امام حاکم رحمہ اللہ نے بخاری و مسلم کی شرط پر ''صحیح'' قرار دیا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

❁ **علامہ محمد بن صالح عثیمین رحمہ اللہ (1421ھ) فرماتے ہیں:**

قَوْلُهٗ : وَإِنَّهٗ سَيَكُونُ مِنْ أُمَّتِي كَذَّابُونَ ثَلَاثُونَ، حَصَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَدَدٍ، وَكُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهٗ نَبِيٌّ أُوحِيَ إِلَيْهِ، وَهُمْ كَذَّابُونَ؛ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَلَا نَبِيَّ بَعْدَهٗ، فَمَنْ زَعَمَ أَنَّهٗ نَبِيٌّ بَعْدَ الرَّسُولِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛ فَهُوَ كَاذِبٌ كَافِرٌ حَلَالُ الدَّمِ وَالْمَالِ، وَمَنْ صَدَّقَهٗ فِي ذٰلِكَ؛ فَهُوَ كَافِرٌ حَلَالُ الدَّمِ وَالْمَالِ، وَلَيْسَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَلَا مِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَنْ زَعَمَ أَنَّهٗ أَفْضَلُ مِنْ مُحَمَّدٍ، وَأَنَّهٗ يَتَلَقّٰى مِنَ اللّٰهِ مُبَاشَرَةً

وَّمُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَلَقّٰى مِنْهُ بِوَاسِطَةِ الْمَلَكِ؛ فَهُوَ كَاذِبٌ كَافِرٌ حَلَالُ الدَّمِ وَالْمَالِ.

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عنقریب میری امت میں تیس جھوٹے آئیں گے۔'' آپ ﷺ نے ان کی تعداد بیان کی ہے، سب کا دعوی ہوگا کہ وہ نبی ہیں اور ان کی طرف وحی ہوتی ہے، حالاں کہ سب جھوٹے ہوں گے۔ نبی کریم ﷺ خاتم النبیین ہیں، آپ ﷺ کے بعد جو نبوت کا دعوی کرے، وہ کافر اور جھوٹا ہے، اس کا خون اور مال حلال ہے، نیز جس نے مدعی نبوت کی تصدیق کی وہ بھی کافر ہے، اس کا مال و جان بھی حلال ہے، ایسا شخص نہ مسلمان ہے اور نہ امت محمدیہ میں داخل ہے۔ جس نے دعوی کیا کہ وہ محمد کریم ﷺ سے افضل ہے، وہ اللہ تعالیٰ سے براہ راست ملتا ہے، جب کہ محمد ﷺ فرشتے کے واسطے سے ملتے ہیں، وہ کافر ہے، اس کا مال و جان حلال ہے۔''(مجموع ورسائل العثيمين: 478/9)

سوال: کیا روز محشر قبر سے نکلتے وقت نبی کریم ﷺ نے دائیں ہاتھ سے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور بائیں ہاتھ سے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو تھاما ہوا ہوگا؟

جواب: اس پر کوئی صحیح روایت معلوم نہیں۔

سوال: کیا قیامت کا انکار کفر ہے؟

جواب: قیامت قائم ہوگی، اس پر متعدد قرآنی آیات، متواتر احادیث اور اُمت کا اجماع دلالت کناں ہے، کسی مسلمان نے قیامت کے وقوع کا انکار نہیں کیا، بلکہ مسلمان ہونے کے لیے جن بنیادی چیزوں پر ایمان لانا ضروری ہے، ان میں سے قیامت بھی ہے۔ اس کا انکار کفر بواح ہے۔

(سوال): کیا حشر میں روح اور جسم دونوں کو جمع کیا جائے گا یا صرف روح یا جسم کو؟

(جواب): روزِ محشر ہر ذی روح چیز میں اس کی روح لوٹا دی جائے گی اور وہ زندہ ہو جائے گی، میدانِ محشر میں دونوں کو جمع کیا جائے گا۔

(سوال): کیا قربِ قیامت تین خسف ہوں گے؟

(جواب): جی ہاں، تین خسف قیامت سے قبل وقوع پذیر ہوں گے۔

❀ سیدنا حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے، ہم آپس میں مذاکرہ کر رہے تھے، آپ نے پوچھا: کیا مذاکرہ چل رہا ہے؟ حاضرین نے عرض کیا: قیامت کے متعلق گفتگو کر رہے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّهَا لَنْ تَقُومَ حَتّٰى تَرَوْنَ قَبْلَهَا عَشْرَ آيَاتٍ، فَذَكَرَ الدُّخَانَ، وَالدَّجَّالَ، وَالدَّابَّةَ، وَطُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَنُزُولَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَيَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ، وَثَلَاثَةَ خُسُوفٍ ؛ خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ، وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ، وَخَسْفٌ بِجَزِيرَةِ الْعَرَبِ، وَآخِرُ ذٰلِكَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنَ الْيَمَنِ، تَطْرُدُ النَّاسَ إِلٰى مَحْشَرِهِمْ.

”قیامت تب تک قائم نہیں ہوگی، جب تک دس نشانیاں ظاہر نہ ہو جائیں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دھواں، دجال، دابۃ الارض، سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، نزولِ عیسیٰ، یاجوج ماجوج کا خروج، تین مقامات سے خسف (زمین کا نیچے دھنس جانا)، مشرق کا خسف، مغرب کا خسف، جزیرہ عرب کا خسف اور ان

سب سے آخری نشانی یہ ہے کہ یمن سے آگ نکلے گی، جو لوگوں کو ان کے محشر کی طرف ہانک لائے گی۔''

(صحيح مسلم :2901)

(سوال): کیا جہالت کی کثرت علامات قیامت میں سے ہے؟

(جواب): جی ہاں، قرب قیامت جہالت کی کثرت ہوگی، علم اُٹھ جائے گا۔

❀ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ؛ أَنْ يَقِلَّ الْعِلْمُ، وَيَظْهَرَ الْجَهْلُ، وَيَظْهَرَ الزِّنَا، وَتَكْثُرَ النِّسَاءُ، وَيَقِلَّ الرِّجَالُ، حَتّٰى يَكُونَ لِخَمْسِينَ امْرَأَةً الْقَيِّمُ الْوَاحِدُ.

''قیامت کی نشانیاں ہیں کہ علم کی کمی اور جہالت کی کثرت ہو جائے گی، زنا عام ہو جائے گا، عورتیں زیادہ ہو جائیں گی اور مرد کم ہوں گے، حتیٰ کہ پچاس عورتوں کی ذمہ داری ایک مرد اٹھائے گا۔''

(صحيح البخاري :81، صحيح مسلم :2671)

(سوال): کیا زنا کی زیادتی علامات قیامت میں سے ہے؟

(جواب): جی ہاں، جیسا کہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں بیان ہوا ہے۔

(صحيح البخاري :81، صحيح مسلم :2671)

❀ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَثْبُتَ الْجَهْلُ، وَيُشْرَبَ الْخَمْرُ، وَيَظْهَرَ الزِّنَا.

''قیامت کی علامات میں سے ہے کہ علم اُٹھالیا جائے گا، جہالت در آئے گی، شراب (بکثرت) پی جائے گی اور زنا عام ہو جائے گا۔''

(صحيح البخاري : 80، صحيح مسلم :2671)

(سوال): کیا قربِ قیامت دین پر چلنا مشکل ہو جائے گا؟

(جواب): قیامت کے قریب اتنے فتنے نمودار ہو جائیں گے کہ دین پر چلنا اتنا مشکل ہو جائے گا، جیسے انگارا ہاتھ میں لینا۔ مگر ایسے دگرگوں حالات میں دین پر ثابت قدمی دکھانے والے کو ہر نیکی کا بہت بڑا اجر ملے گا۔

❁ سیدنا ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ أَيَّامَ الصَّبْرِ، الصَّبْرُ فِيهِ مِثْلُ قَبْضٍ عَلَى الْجَمْرِ، لِلْعَامِلِ فِيهِمْ مِثْلُ أَجْرِ خَمْسِينَ رَجُلًا يَعْمَلُونَ مِثْلَ عَمَلِهِ، وَزَادَنِي غَيْرُهُ قَالَ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَجْرُ خَمْسِينَ مِنْهُمْ؟ قَالَ : أَجْرُ خَمْسِينَ مِنْكُمْ .

''آپ کے بعد ایک ایسا دور آنے والا ہے، جس میں صبر کرنا آگ کا انگارہ پکڑنے کے مترادف ہے، ان ایام میں ایک نیکی کرنے والے کا اجر پچاس افراد کے برابر ہوگا، عمل سب کے ایک جیسے ہوں گے۔ پوچھا گیا کہ اللہ کے رسول! پچاس افراد ہم میں سے یا ان میں سے؟ فرمایا: آپ (صحابہ) میں سے۔''

(سنن أبي داود :4341، سنن ابن ماجه : 4014، وسندهٗ حسنٌ)

تنبیہ:

اس حدیث کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ بعد والوں کو صحابہ پر فضیلت حاصل ہے، کیونکہ

بعض اعمال میں صرف اجر کی زیادتی، مطلق افضلیت کو مستلزم نہیں۔ بلکہ بسا اوقات مفضول میں ایسی جزوی خوبیاں ہوتی ہیں، جو فاضل میں نہیں ہوتیں، لیکن کلی طور پر فاضل کے برابر نہیں ہوسکتا۔

سوال: کیا یہ درست ہے کہ قیامت سے پہلے وقت میں برکت ختم ہوجائے گی؟

جواب: جی ہاں، یہ قیامت کی نشانی ہے کہ وقت میں برکت نہیں رہے گی۔

❁ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ، وَيَنْقُصُ الْعَمَلُ، وَيُلْقَى الشُّحُّ، وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ قَالُوا: وَمَا الْهَرْجُ؟ قَالَ: الْقَتْلُ الْقَتْلُ.

''وقت میں (برکت کی) کمی ہوجائے گی، عمل کم ہوجائے گا، کنجوسی در آئے گی، ہرج کی کثرت ہوگی، صحابہ نے عرض کیا: ہرج کیا ہے، فرمایا: قتل وغارت۔''

(صحيح البخاري: 7061، صحيح مسلم: 157)

سوال: مندرجہ ذیل روایت کی استنادی حیثیت کیا ہے؟

❁ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِذَا فَعَلَتْ أُمَّتِي خَمْسَ عَشْرَةَ خَصْلَةً حَلَّ بِهَا الْبَلَاءُ فَقِيلَ: وَمَا هُنَّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: إِذَا كَانَ الْمَغْنَمُ دُوَلًا، وَالْأَمَانَةُ مَغْنَمًا، وَالزَّكَاةُ مَغْرَمًا، وَأَطَاعَ الرَّجُلُ زَوْجَتَهُ، وَعَقَّ أُمَّهُ، وَبَرَّ صَدِيقَهُ، وَجَفَا أَبَاهُ، وَارْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ فِي الْمَسَاجِدِ، وَكَانَ زَعِيمُ الْقَوْمِ أَرْذَلَهُمْ، وَأُكْرِمَ الرَّجُلُ مَخَافَةَ شَرِّهِ، وَشُرِبَتِ الْخُمُورُ،

وَلُبِسَ الْحَرِيرُ، وَاتُّخِذَتِ الْقَيْنَاتُ وَالْمَعَازِفُ، وَلَعَنَ آخِرُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَوَّلَهَا، فَلْيَرْتَقِبُوا عِنْدَ ذٰلِكَ رِيحًا حَمْرَاءَ أَوْ خَسْفًا وَمَسْخًا .

''جب میری اُمت پندرہ کام کرنے لگ جائے گی، تو ان پر مصائب نازل ہوں گی، پوچھا گیا: اللہ کے رسول! وہ کون سی؟ فرمایا: جب مال غنیمت کو دولت، امانت کو غنیمت اور زکوٰۃ کو تاوان سمجھا جانے لگے، آدمی اپنی بیوی کا فرمانبردار بن جائے، اپنی ماں کی نافرمانی کرنے لگے، دوست سے نیکی اور باپ سے بدسلوکی کرنے لگے، مساجد میں آوازیں بلند ہونے لگیں، قوم کا رہنما رذیل آدمی بن جائے، آدمی کی عزت اس کی شر کے خوف سے کی جانے لگے، شراب (سرعام) پی جانے لگے، ریشم پہنا جائے، لوگ گانے والی عورتوں اور آلات موسیقی کے دلدادہ ہو جائیں اور بعد والے لوگ پہلوں پر لعن طعن کرنے لگیں، تو سرخ آندھیوں، خسف (زمین میں دھنسایا جانا) اور مسخ (شکل کا بگڑنا) کا انتظار کریں۔''

(سنن التّرمذي : 2210)

جواب: سند ضعیف ہے۔

① فرج بن فضالہ جمہور کے نزدیک ضعیف ہے۔

② محمد بن عمرو بن علی کا سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں ہے۔

اگر اسے محمد بن علی قرار دیا جائے، تو یحییٰ بن سعید کا ان سے سماع نہیں ہے۔

❁ امام دارقطنی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو ''باطل'' کہا ہے۔

(تاريخ بغداد للخطيب : 377/14، وسندهٔ صحيحٌ)

❁ اسی طرح کی روایت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

(سنن التّرمذي : 2211)

سند ضعیف ہے۔ ربیح جزامی ''مجہول'' ہے۔

(سوال): دجال کتنے دن تک زمین میں گشت کرے گا؟

(جواب): دجال چالیس دن تک حرمین کے علاوہ پوری زمین کا چکر لگائے گا۔

❁ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِي أُمَّتِي فَيَمْكُثُ أَرْبَعِينَ، لَا أَدْرِي أَرْبَعِينَ يَوْمًا، أَوْ أَرْبَعِينَ شَهْرًا، أَوْ أَرْبَعِينَ عَامًا فَيَبْعَثُ اللّٰهُ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ كَأَنَّهُ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ، فَيَطْلُبُهُ فَيُهْلِكُهُ .

''میری امت میں دجال نکلے گا اور چالیس تک رہے گا، راوی کہتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں کہ چالیس دن یا مہینے یا سال، اسی دور میں اللہ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کو بھیجے گا، ان کا حلیہ عروہ بن مسعود (صحابی) سے ملتا جلتا ہوگا، آپ علیہ السلام دجال کا تعاقب کریں گے اور اسے موت کے گھاٹ اتار دیں گے۔''

(صحيح مسلم : 2940)

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ الصَّادِقَ الْمَصْدُوقَ يَقُولُ : يَخْرُجُ الْأَعْوَرُ الدَّجَّالُ مَسِيحُ الضَّلَالَةِ قِبَلَ الْمَشْرِقِ فِي زَمَنِ اخْتِلَافٍ مِّنَ النَّاسِ، وَفُرْقَةٍ، فَيَبْلُغُ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَبْلُغَ مِنَ الْأَرْضِ فِي أَرْبَعِينَ يَوْمًا، اَللّٰهُ أَعْلَمُ مَا مِقْدَارُهَا؟ فَيَلْقَى الْمُؤْمِنُونَ، شِدَّةً

شَدِيدَةً، ثُمَّ يَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ السَّمَاءِ، فَيَقُومُ النَّاسُ، فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ، مِنْ رَكْعَتِهِ، قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، قَتَلَ اللّٰهُ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ، وَظَهَرَ الْمُؤْمِنُونَ، فَأَحْلِفُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا الْقَاسِمِ الصَّادِقَ الْمَصْدُوقَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّهُ الْحَقُّ، وَأَمَّا أَنَّهُ قَرِيبٌ، فَكُلُّ مَا هُوَ آتٍ قَرِيبٌ.

''میں نے صادق ومصدوق نبی ابو القاسم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ گمراہی کا مارا ہوا کانا دجال لوگوں کے اختلاف وافتراق کے دور میں مشرق سے نکلے گا، چالیس دنوں میں زمین میں جہاں تک اللہ تعالیٰ چاہے گا، پہنچے گا، اللہ خوب جانتا ہے کہ ان چالیس دنوں کی مقدار کتنی ہوگی؟ مومن لوگ بہت سختی میں مبتلا ہوں گے، پھر عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے، لوگ کھڑے ہو جائیں گے، جب آپ اپنا سر رکوع سے اٹھائیں گے، تو ''سمع اللہ لمن حمدہ'' کہیں گے، اللہ تعالیٰ مسیح دجال کو قتل کر دے گا اور مومن غالب آ جائیں گے، (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ) میں قسم اٹھا کر کہتا ہوں کہ صادق ومصدوق نبی ابو القاسم ﷺ نے فرمایا: یہ بات حق ہے اور ایسا عنقریب ہوگا، کیونکہ ہر آنے والی چیز قریب ہوتی ہے۔''

(مسند البزّار [كشف الأستار]: 3396، وسندهٗ صحيحٌ)

۞ حافظ ہیثمی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ .

''یہ مسند بزار کی روایت ہے اور اس کے راوی صحیح کے ہیں۔''

(مَجمع الزّوائد : 349/7)

سوال: کیا قرب قیامت دھواں ظاہر ہوگا؟

جواب: قیامت سے پہلے آسمان سے بہت زیادہ دھواں ظاہر ہوگا، جو پوری روئے زمین پر چھا جائے گا۔

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ، يَغْشَى النَّاسَ هٰذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ، رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ إِنَّا مُؤْمِنُونَ﴾(الدّخان : ۱۰۔۱۲)

''آپ اس دن کے انتظار میں رہیں، جب آسمان واضح دھواں لائے گا، جو لوگوں پر چھا جائے گا، یہ الم ناک عذاب ہوگا، (لوگ کہیں گے) ہمارے رب! ہم سے یہ عذاب دور فرما، ہم ایمان لاتے ہیں۔''

❁ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) فرماتے ہیں:

...... دَلَالَةٌ ظَاهِرَةٌ عَلٰى أَنَّ الدُّخَانَ مِنَ الْآيَاتِ الْمُنْتَظَرَةِ، مَعَ أَنَّهُ ظَاهِرُ الْقُرْآنِ .

''......یہ واضح دلیل ہے کہ دھواں قیامت کی نشانیوں میں سے ہے، نیز قرآن کریم کا ظاہر بھی یہی بتاتا ہے۔''

(تفسیر ابن کثیر : 249/7)

سوال: کیا دابۃ الارض کے ہاتھ میں سیدنا موسیٰ علیہ السلام کا عصا اور سیدنا سلیمان علیہ السلام

کی انگوٹھی ہوگی؟

(جواب): اس پر کوئی دلیل معلوم نہیں۔

(سوال): سورج کے مغرب سے طلوع ہونے کے متعلق کیا کہتے ہیں؟

(جواب): سورج کا مغرب سے طلوع ہونا قیامت کی نشانی ہے، اس وقت توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا، اس کے بعد کسی کافر کا ایمان لانا کام نہ آئے گا۔

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا، فَإِذَا رَآهَا النَّاسُ آمَنَ مَنْ عَلَيْهَا، فَذَاكَ حِينَ ﴿لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ﴾(الأنعام : ١٥٨)

''قیامت قائم نہ ہوگی، یہاں تک کہ سورج مغرب سے طلوع ہو جائے، اس وقت زمین پر بسنے والے سب لوگ ایمان لے آئیں گے، لیکن یہ وہ وقت ہو گا، جس کے بارے میں فرمان باری تعالیٰ ہے: ﴿لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ﴾(الأنعام : ١٥٨) ''جو اس وقت تک ایمان نہیں لائے ہوں گے، (سورج کے مغرب سے طلوع ہونے کے بعد) ان کا ایمان لانا انہیں فائدہ نہ دے گا۔''

(صحيح البخاري : 4635، صحيح مسلم : 157)

(سوال): قرب قیامت مومنوں پر کس طرح خوشحالی ہوگی؟

(جواب): قیامت سے پہلے اہل ایمان پر کیسے خوشحالی ہوگی، اس کے لیے حدیث کا یہ حصہ ملاحظہ کریں۔

❁ سیدنا نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

...... ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ مَطَرًا لَا يَكُنُّ مِنْهُ بَيْتُ مَدَرٍ وَلَا وَبَرٍ، فَيَغْسِلُ الْأَرْضَ حَتّٰى يَتْرُكَهَا كَالزَّلَفَةِ، ثُمَّ يُقَالُ لِلْأَرْضِ : أَنْبِتِي ثَمَرَتَكِ، وَرُدِّي بَرَكَتَكِ، فَيَوْمَئِذٍ تَأْكُلُ الْعِصَابَةُ مِنَ الرُّمَّانَةِ، وَيَسْتَظِلُّونَ بِقِحْفِهَا، وَيُبَارَكُ فِي الرِّسْلِ، حَتّٰى أَنَّ اللِّقْحَةَ مِنَ الْإِبِلِ لَتَكْفِي الْفِئَامَ مِنَ النَّاسِ، وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْبَقَرِ لَتَكْفِي الْقَبِيلَةَ مِنَ النَّاسِ وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْغَنَمِ لَتَكْفِي الْفَخِذَ مِنَ النَّاسِ، فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ إِذْ بَعَثَ اللّٰهُ رِيحًا طَيِّبَةً، فَتَأْخُذُهُمْ تَحْتَ آبَاطِهِمْ، فَتَقْبِضُ رُوحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَكُلِّ مُسْلِمٍ، وَيَبْقٰى شِرَارُ النَّاسِ، يَتَهَارَجُونَ فِيهَا تَهَارُجَ الْحُمُرِ، فَعَلَيْهِمْ تَقُومُ السَّاعَةُ .

''پھر اللہ تعالیٰ ایسی بارش نازل کرے گا کہ کوئی پکا یا کچا گھر اُوٹ نہیں بن سکے گا، اس سے زمین دھل جائے گی اور شیشے کی طرح صاف ہو جائے، پھر زمین سے کہا جائے گا: اپنے پھل اُ گاؤ اور اپنی برکت لوٹاؤ، تو اس وقت ایک انار کو پوری جماعت کھائے گی اور اس کے چھلکے سے سایہ حاصل کرے گی۔ دودھ میں ایسی برکت ہوگی کہ اونٹنی کے ایک دفعہ کا دودھ لوگوں کی ایک بڑی جماعت کے لیے کافی ہو جائے گا، گائے کے ایک دفعہ کا دودھ ایک قبیلے کو کافی ہو جائے گا اور بکری کے ایک دفعہ کا دودھ قبیلے کی ایک شاخ کے لیے کافی رہے گا۔ لوگ

اسی طرح زندگی گزار رہے ہوں گے کہ اچانک اللہ تعالیٰ خوشگوار ہوا چلائے گا، وہ لوگوں کو بغلوں کے نیچے سے پکڑے گی اور ہر مومن اور مسلمان کی روح قبض کر لے گی۔ پھر بدترین لوگ باقی رہ جائیں گے، وہ گدھوں کی طرح (برسرعام) جماع کریں گے۔ ایسے (بدترین) لوگوں پر ہی قیامت قائم ہوگی۔''

(صحیح مسلم : 2937)

سوال: کیا روز محشر میں حساب و کتاب نبی کریم ﷺ کی شفاعت سے شروع ہوگا؟

جواب: اللہ تعالیٰ نبی کریم ﷺ کو شفاعت کبریٰ کی اجازت دیں گے، لوگ محشر کے حالات سے اتنے تنگ ہوں گے کہ حساب و کتاب کی خواہش کریں گے، پہلے نبی سیدنا ابو البشر آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور سفارش کریں گے کہ حساب و کتاب شروع کر دے، مگر آدم علیہ السلام ایسا کرنے سے معذرت کر لیں گے، یہاں تک عیسیٰ علیہ السلام تک تمام انبیائے کرام سے درخواست کریں گے، مگر سبھی انبیا عذر پیش کریں گے اور خاتم النبیین سیدنا محمد کریم ﷺ کے پاس جانے کا مشورہ دیں گے، نبی کریم ﷺ لوگوں کی بات سنیں گے اور اللہ کے حضور سجدہ ریز ہو جائیں گے اور اللہ تعالیٰ کی تعلیم کردہ تسبیح و تحمید بیان کریں گے، اللہ تعالیٰ سجدہ سے سر اُٹھانے کا کہیں گے اور نبی کریم ﷺ کی شفاعت قبول کریں گے، نبی کریم ﷺ تین مرتبہ سجدہ کریں گے اور تینوں مرتبہ شفاعت قبول کی جائے گی۔

سوال: روز قیامت حساب و کتاب کے منکر کا کیا حکم ہے؟

جواب: قیامت کے دن اعمال کا حساب و کتاب ہوگا، یہ حق ہے، کتاب و سنت اور اجماع امت کے دلائل اس پر شاہد ہیں، اس کا منکر کافر ہے۔

سوال: حوض کوثر کے منکر کا کیا حکم ہے؟

(جواب): اہل سنت والجماعت کا اتفاق ہے کہ نبی کریم ﷺ کا حوض حق ہے، صحیح اور متواتر احادیث میں اس کا ثبوت موجود ہے، خارجی اور بعض معتزلہ اس کے منکر ہیں، جہاں لوگ حساب و کتاب کے لیے کھڑے ہوں، وہیں ساقی کوثر ﷺ کا حوض ہوگا، یہ آپ کا خاصہ ہے، کسی اور نبی کا حوض نہیں ہوگا، اس کے متعلق مروی روایت ضعیف ہے، دراصل یہ جنت کا پانی ہوگا، جس سے مومنوں کی میزبانی ہوگی، اس کی مسافت ایک مہینے کی ہوگی، اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا، اس کی بُو کستوری سے زیادہ خوشبودار ہوگی، اس کے آب خورے سونے اور چاندی کے ہوں گے، جن کی گنتی آسمان کے ستاروں کے مانند ہوگی، جو اُس سے پی لے گا، اُسے کبھی پیاس نہیں لگے گی، اللہ تعالیٰ جنت میں بھی نبی کریم کو حوض عطا فرمائیں گے، جس کا نام ''الکوثر'' ہوگا، اس کے اوصاف بھی یہی ہوں گے، حوض سے صرف مومنین پئیں گے، جبکہ بدعتی اور ظالم اس کی طرف لپکیں گے تو انہیں روک دیا جائے گا، جو بھی اس کا منکر ہوگا، وہ اس سے محروم ہوگا، ان شاءاللہ!

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ﴾(الکوثر:1)

''(اے نبی!) ہم نے آپ کو کوثر عطا کیا۔''

❁ سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

حَوْضِي مَسِيرَةُ شَهْرٍ، مَاؤُهُ أَبْيَضُ مِنَ اللَّبَنِ، وَرِيحُهُ أَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ، وَكِيزَانُهُ كَنُجُومِ السَّمَاءِ، مَنْ شَرِبَ مِنْهَا فَلَا يَظْمَأُ أَبَدًا.

''میرے حوض کی لمبائی ایک ماہ کی مسافت کے برابر ہے، اس کا پانی دودھ

سے زیادہ سفید ہے، اس کی خوشبو کستوری سے زیادہ عمدہ ہے، اس کے برتن (تعداد اور چمک میں) آسمان کے ستاروں کی مانند ہیں۔ جو حوض سے پی لے گا، اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی۔''

(صحيح البخاري : 6579، صحيح مسلم : 2292)

۞ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (774ھ) لکھتے ہیں:

''حوض محمدی کے متعلق وارد ہونے والی احادیث کا ذکر، یہ مشہور احادیث ہیں اور ان کے طرق متعدد ہیں، بہت زیادہ ہیں۔ اگرچہ اہل بدعت کے ناک خاک آلود ہو جائیں، جو لوگ حوض کا انکار کرتے ہیں، ان کے لائق تو یہی ہے کہ ان کو حوض سے دور کر دیا جائے، جیسا کہ بعض سلف فرما گئے ہیں: جو کرامت کی تکذیب کرتا ہے، وہ اس کرامت کا حق دار نہیں بن سکتا، اگر منکرین حوض ان احادیث سے واقف ہو جائیں، جو ہم عن قریب سامنے لا رہے ہیں، تو وہ ایسی بات کبھی نہ کہیں۔''

(النّهاية في الفتن والملاحم :374/1)

حوض کوثر کا سرے سے انکار کرنے والا کافر ہے، کیونکہ وہ قرآن، متواتر احادیث اور اجماع امت کا منکر ہے۔

سوال: میزان کے منکر کا کیا حکم ہے؟

جواب: روز قیامت اعمال کا وزن ہوگا، جسے میزان (ترازو) میں تولا جائے گا، میزان کے دو پلڑے ہیں، یہ حق ہے، متعدد احادیث اس پر دلالت کرتی ہیں، میزان کا انکار کرنا کفر ہے، کیونکہ اس سے متواتر احادیث کا انکار لازم آتا ہے۔

۞ علامہ ابن ابی العز حنفی رحمہ اللہ (۷۹۲ھ) فرماتے ہیں:

''ملحد و معاند کا یہ قول نا قابل التفات ہے کہ اعمال اعراض ہیں، ان کا وزن نہیں ہو سکتا، وزن تو جسم والی اشیا کا ہوتا ہے! اللہ تعالیٰ اعراض کو اجسام میں تبدیل کر دے گا۔...... پس ثابت ہوا کہ اعمال، عامل اور صحیفوں کا وزن ہوگا، یہ بھی ثابت ہوا کہ ترازو کے دو پلڑے ہوں گے، اس کے ماورا کیا کیفیات ہیں؟ یہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ ہمارے ذمہ تو غیب پر ایمان لانا ہے، جیسا کہ سچے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خبر دی ہے، اس میں نہ زیادتی کی جائے اور نہ کمی۔ کتنے بد بخت ہیں وہ لوگ، جو قیامت کے دن عدل کا ترازو قائم ہونے کا انکار صرف اس وجہ سے کرتے ہیں کہ اس کی حکمت پوشیدہ ہے۔ یہ نصوص میں قدح کرتے ہوئے کہتے ہیں: ترازو کی ضرورت تو دکاندار اور سبزی فروش کو ہوتی ہے!! خدشہ ہے کہ ان لوگوں کا شمار ان میں نہ ہو جائے، (کہ کفر کی وجہ سے) جن کے لیے اللہ تعالیٰ ترازو ہی قائم نہیں کرے گا۔ اگر اعمال کے وزن میں یہی حکمت ہو کہ اللہ تعالیٰ تمام بندوں کے لیے عدل و انصاف کو ظاہر کرے گا، تو اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کس کے پاس یہ وجہ ہو سکتی ہے؟ اسی لیے تو اللہ تعالیٰ نے رسولوں کو بشیر اور نذیر بنا کر مبعوث کیا۔ (یہ تو ہے ایک حکمت) اس کے علاوہ جن حکمتوں کو ہم نہیں جانتے، معلوم نہیں وہ کیا ہوں گی؟''

(شرح الطّحاوية، ص 419)